قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلم: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي (بخاري)

علماء دیوبند کے نعتیہ کلام کی خوبیاں

The merits of melodious eulogies composed by the learned scholars of Deoband

उलमा-ए-देवबंद के नातिया कलाम की ख़ूबियाँ

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی

Dr. Mohammad Najeeb Qasmi Sambhali

डॉ॰ मुहम्मद नजीब क़ासमी संभली

www.najeebqasmi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجْمَعِین.

علماء دیوبند کے نعتیہ کلام کی خوبیاں

کائنات میں سب سے افضل، انبیاء کے سردار اور قیامت تک آنے والے انس وجن کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اوصاف حمیدہ میں کہے گئے اشعار کو اردو میں نعت رسول ﷺ، اور عربی میں مدح النبی ﷺ کہتے ہیں۔ شخصیات کی تعریف میں قصیدے پڑھنے اور کسی شخص کی ہجو کرنے کا رواج زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ جب کفار مکہ نے حضور اکرم ﷺ اور مذہب اسلام کی مخالفت میں جنگ وجدال کے ساتھ شاعری کا بھی سہارا لیا تو نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات پر صحابۂ کرام کی ایک جماعت (حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن زہیر، حضرت کعب بن مالک اور حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہم وغیرہ) نے کفار مکہ کی ہجویہ شاعری کا مقابلہ شاعری سے ہی کیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں اشعار پڑھ کر آپ ﷺ کا دفاع کیا اور مذہب اسلام کے محاسن وخوبیاں بیان فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ کی تعریف وتوصیف میں اشعار کہنے والوں میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نام سرفہرست ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی آپ کا شمار بہترین شعراء میں ہوتا تھا۔ آپ آخر عمر میں اسلام لائے تھے، ضعف کی وجہ سے غزوات میں شرکت کرنے کے بجائے زبان سے جہاد کر کے حضور اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام کا دفاع کیا کرتے تھے، اور اسلام دشمن شعراء کی ہجو کا مسکت جواب دیتے تھے۔ اسی لیے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو شاعر رسول کا لقب دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اکرم ﷺ کی طرف سے مفاخرت کریں، یعنی حضور اکرم ﷺ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں، حضور اکرم ﷺ کی طرف سے مدافعت کریں اور کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ حضور اکرم ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) سے حسان کی مدد کرتے ہیں جب تک وہ دین اسلام کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی، ابوداود، مسند احمد)

حضور اکرم ﷺ کو اپنی تعریف کروانا مقصود نہیں تھا اور نہ ہی آپ ﷺ پسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص اُن کی توصیف بیان کرے، لیکن جب مشرکین مکہ کی جانب سے شاعری کو بھی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا، اور اُن کے شعراء نے نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی اور مذہب اسلام کی برائیاں بیان کیں تو آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور دیگر شعراء کو اس میدان میں اتر کر مقابلہ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے اعلیٰ حسب ونسب اور ظاہری جمال کو ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے کردار اور صفات خاص کر آپ ﷺ کی امانت داری، صداقت، عدالت، بہادری، جود وسخا، محبت، مہمان نوازی، شفقت اور دشمنوں کے ساتھ بھی اچھے سلوک کو بیان فرمایا۔ اس طرح آپ ﷺ کی زندگی میں ہی آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے اور دشمنان اسلام کو جواب دینے کے لیے شاعری کا استعمال کیا گیا۔ آپ ﷺ کے انتقال کے بعد بھی آپ ﷺ کی مدح میں اشعار کہنے کا سلسلہ جاری رہا، چنانچہ شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ کی شان میں اشعار پڑھے۔ خطیبوں نے اپنے خطبوں میں، ادیبوں نے اپنی تحریروں میں، اہل سیر نے سیرت کی کتابوں میں، محدثین نے شمائل میں، مؤرخین نے تاریخی کتابوں میں، علماء نے اپنے وعظ ونصائح میں اور شعراء نے اپنی شاعری میں حضور اکرم ﷺ کے ظاہری وباطنی جمال کو بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جس ذات اقدس کو وہ عالی وبلند مقام بخشا ہو جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی انسان کو نہیں دیا گیا اور نہ قیامت تک دیا جائے گا، اُس ہستی کی تعریف کرنے پر بھی یقیناً اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے پاک کلام میں دیگر انبیاء کرام کے برخلاف آپ ﷺ کو نام سے مخاطب کرنے کے بجائے آپ ﷺ کے اوصاف سے خطاب فرمایا۔ اگر کسی جگہ پر آپ ﷺ کا نام نامی محمد یا احمد قرآن کریم میں آیا بھی تو وہ صرف اور صرف نبی ورسول کے ذکر کے ساتھ، یعنی آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا اعلان کرنے کے لیے۔

شعراء حضرات، سرور کائنات ﷺ کی مدح میں اشعار کہتے وقت کبھی کبھار قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کو نظر انداز کر کے ایسے اشعار کہہ جاتے ہیں جن میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کو آپ کے منصب سے بھی اس طرح بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ شرکیہ جملہ کہہ جاتے ہیں اور کبھی کبھار حضور اکرم ﷺ کی تعریف میں اس طرح اشعار کہے جاتے ہیں کہ دیگر انبیاء کرام کی تنقیص ہو جاتی ہے۔ مصر کے مشہور شاعر محمد بن سعید البوصیریؒ (608-696ھ) نے آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی تعریف کی ہے جو دنیا میں ''قصیدہ بردہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ انہوں نے بھی بعض اشعار میں نبی اکرم ﷺ کی تعریف ومدح میں غلو سے کام لیا ہے۔

نہ صرف عربی زبان بلکہ دیگر زبانوں میں بھی نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کیے گئے ہیں۔ دیگر زبانوں کی طرح اردو اور فارسی زبان میں بھی نعتیہ شاعری کثرت سے کی گئی ہے۔ اردو وفارسی شعراء بھی بعض اوقات حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ برصغیر میں ایک مکتب فکر نے تو صرف نعت گوئی کو ہی پورا دین سمجھ لیا ہے، یعنی فکر رسول کو نظر انداز کر کے انہوں نے صرف ذکر رسول پر ساری صلاحیتیں لگا دی ہیں۔ پائجامہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے، خواتین کی طرح رنگین لباس پہنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنی آواز کو موجودہ دور کے بے حیائی والے گانوں کے طرز پر بنانا قبولیت کا معیار سمجھتے ہیں۔ اور نعت کے بعض اشعار قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کے خلاف ہوتے ہیں۔ دوسری طرف بعض حضرات مدح النبی ﷺ کو غیر ضروری سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی اکرم ﷺ بذات خود نعتیہ کلام سنا کرتے تھے۔ یہ دونوں ہی فریق افراط وتفریط کا شکار ہیں۔

۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد برصغیر کی مشہور ومعروف علمی شخصیت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تحریک سے متاثر علماء کرام کی ایک جماعت نے ہندوستان میں دینی مراکز ومدارس کے قیام کی شدت سے ضرورت محسوس کی تاکہ بعض مغربی ممالک کی طرح ہندوستانی مسلمانوں کا دینی تشخص خطرہ میں نہ پڑ جائے۔ اسی مقصد کو سامنے رکھ کر حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے دیوبند شہر میں ۳۰ مئی ۱۸۶۶ بمطابق ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں ایک چھوٹی سی مسجد (مسجد چھتہ) میں مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھی، جس کے پہلے استاذ مولوی محمودؒ تھے۔ خاص بات قابل ذکر یہ ہے کہ اس ادارہ کے پہلے طالب علم بھی محمود (محمود الحسن) ہی تھے، جو بعد میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کے نام سے مشہور ہوئے، جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے انگریزوں کے ہاتھوں مالٹا کی اسیری برداشت کی۔ جن کی خدمات سے ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسی یونیورسٹی کی بنیاد بھی شیخ الہند نے ہی رکھی تھی۔ دارالعلوم دیوبند اِس وقت حنفی مکتب فکر کا دنیا میں سب سے بڑا اور جامعہ ازہر کے بعد دنیا کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے جہاں قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دین اسلام کی اشاعت کے لیے دارالعلوم دیوبند کی خدمات کو دنیا کے بڑے بڑے تعلیمی وسرکاری ادارے اور علماء کرام حتی کہ حرمین شریفین کی حکومت اور حرمین شریفین کے ائمہ تسلیم کر چکے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کی قرآن وحدیث کی ۱۵۰ سالہ خدمات کا اِس وقت دنیا میں کوئی ثانی موجود نہیں ہے۔

علماء دیوبند نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیشہ معتدل راستہ اختیار کیا ہے۔ چنانچہ نعتیہ کلام کی اہمیت وضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے علماء دیوبند حضور اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کا مکمل طور پر خیال رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے اوصاف پر مشتمل نعت پڑھنے کو باعث اجر وثواب اور انتہائی سعادت کا کام سمجھتے ہیں اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ بھی لیتے ہیں، لیکن رحمۃ للعالمین ﷺ کو رب العالمین کا بندہ اور اس کا برگزیدہ وآخری رسول ہی تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا نعتیہ کلام میں کسی بھی شرکیہ جملہ یا دیگر انبیاء کرام کی شان میں کسی بھی گستاخی کو برداشت نہیں کرتے ہیں۔ اس ادارہ سے منسلک بے شمار علماء کرام نے اپنا وقت نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ قلمبند کرنے میں لگایا ہے، چنانچہ ادارہ کے بانی حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے بھی نعتیہ کلام پیش کر کے اپنے اور ادارہ کے لیے سعادت حاصل کی۔ موصوف کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی — کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار

تو فخر کون ومکاں زبدۂ زمین وزماں — امیر لشکر پیغمبراں شہِ ابرار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

دارالعلوم دیوبند کے سابق استاذ حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ نے بھی نہ صرف اردو زبان میں نعتیں لکھی ہیں بلکہ آپ نے عربی زبان میں بھی نبی اکرم ﷺ کی مدح فرمائی ہے:

بِاَبِیْ وَاُمِّیْ ذَا الرَّسُوْلَ الْاَکْرَمَ نَفْسِیْ الْفِدَاءُ وَکُلَّ مَا مَلَکَتْ یَدِی

رسول اکرم ﷺ پر میری جان میرا سب مال و میرے ماں باپ فدا ہوں

اَنْتَ الْکَرِیْمُ رَؤُوْفُنَا وَرَحِیْمُنَا یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدِیْ

آپ ﷺ ہی کریم ہم پر سب سے زیادہ اے میرے سردار ﷺ میرے آقا ﷺ

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کے شاگرد اور امام العصر و مشہور محدث علامہ انور شاہ کشمیریؒ، جن کو عرب و عجم میں حدیث کا امام کہا جاتا ہے، نے حدیث کی عظیم خدمات کے ساتھ ساتھ حضور اکرم ﷺ کی شان میں مسلسل نعتیہ کلام پیش کر کے یہ عظیم سعادت حاصل کی ہے:

شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ بَسِیْمٌ وَسِیْمٌ

آپ ﷺ شفاعت کرنے والے، آپ ﷺ کی اطاعت فرض ہے، آپ ﷺ اللہ کے نبی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہیں، آپ ﷺ خوبصورت، خوش قامت، تبسم فرمانے والے اور صاحب جمال ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ کی نعتیہ کلام کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

سَیِّدُ السَّادَاتِ فَخْرُ الْاَنْبِیَاءِ مُکْمِلُ التَّوحِیْدِ مَحَّاءُ الْمِلَل

فخر الانبیاء سارے نبیوں سے بڑے ہیں، توحید کو کامل کرنے والے اور تمام ادیان کو مٹانے والے ہیں۔

اَلْمُصْطَفٰی خَیْرُ الْوَرٰی مَنْجَاءُ الْمَکْرُوْبِ مِفْتَاحُ الْعَضَل

محمد مصطفیٰ ﷺ تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، آپ ﷺ غمگین کے لیے جائے پناہ اور مشکلات کو حل کرنے والے ہیں۔

بائیس جلدوں پر مشتمل عربی زبان میں حدیث کی کتاب (اعلاء السنن) مرتب کرنے والے حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ نے بھی نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ لکھے ہیں، اُن کا ایک شعر پیش ہے:

وَاھًا لَہٗ مِن نَّبِیٍّ لَا مِثَالَ لَہٗ فَاقَ الْخَلَائِقَ فِیْ خَلْقٍ وَفِیْ خُلُق

سبحان اللہ! یہ تو بے مثال نبی ﷺ ہیں، جو صورت اور سیرت میں ہر طرح تمام مخلوق سے بڑھ گئے۔

ترانۂ دارالعلوم دیوبند تحریر کرنے والے حضرت مولانا ریاست علی بجنوریؒ کی تحریر کردہ نعتیں عصر حاضر میں کافی مقبول ہیں۔ موصوف نہ صرف ایک اچھے انشا پرداز تھے بلکہ آپ ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ ترانۂ دارالعلوم دیوبند اس کی جیتی جاگتی ایک مثال ہے۔ استاذ محترم حضرت مولانا ریاست علی بجنوریؒ کے نعتیہ کلام کے چند نمونے پیش ہیں:

تیرگی کیا ہے؟ نظر کے ٹھوکریں کھانے کا نام زندگی ہے آپ کے احسان فرمانے کا نام

صبح صادق آپ کے نورِ جبیں سے مستنیر رات ٹھہرا کاکلِ مشکیں کو لہرانے کا نام

آپ کا ہر نقشِ پا ٹھہرا صراطِ مستقیم کفر ٹھہرا آپ کے قدموں سے ہٹ جانے کا نام

حال ہی میں انتقال فرما گئے حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہریؒ نے بھی نعتیں تحریر کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، موصوف کے چند اشعار پیش ہیں:

خدا کی حمد پھر نعتِ محمد مصطفیٰ غازی مری گفتار کا اکثر جلی عنوان ہوتا ہے

موصوف ہجرت کی منظر کشی کچھ اس طرح فرمارہے ہیں:

چلے سوئے طیبہ جو مکہ سے آقا　　تو کی پیش صدیق اکبرؓ نے ناقہ
اور اَعداء نے پیچھا کیا بے تحاشہ　　مگر قدرتِ حق کا دیکھو تماشہ
عرب کے وہی کوہساروں میں چمکے　　وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

علماء دیوبند کی جانب سے نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو قلمبند کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ علماء دیوبند کے نعتیہ کلام پر کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ اس مختصر مضمون میں تو مکتب فکر دیوبند سے منسلک اُن شخصیات کا نام بھی ذکر نہیں کیا جاسکتا ہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے شان میں نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اس وقت صرف چند شخصیات کا ذکر کردیا ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد احمد پرتاب گڑھیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، قاضی اطہر مبارکپوریؒ، مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا اسیر ادرویؒ، علامہ عامر عثمانیؒ، مولانا کفیل الرحمٰن نشاط عثمانیؒ، مولانا قمر عثمانی، علامہ ظفر جنکپوری قاسمی، مولانا عبدالرؤوف بلندشہری، شاہ حکیم محمد اخترؒ، مولانا نفیس شاہ الحسینیؒ، مولانا ولی اللہ قاسمی بستوی اور مولانا احسان محسن قاسمی نے بھی نبی اکرم ﷺ کی شان میں بے شمار نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔

شعراء حضرات اگر عالم باعمل ہوں تو نعتیہ کلام افراط وتفریط کے عیوب سے پاک وصاف ہوتا ہے، اور اسی نوعیت کی مدح النبی ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اُن کے دیگر رفقاء کیا کرتے تھے۔ چنانچہ علماء دیوبند کی نعتیہ کلام میں نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ (مثلاً شجاعت، سخاوت، شرافت، دیانت، امانت، صداقت، عدالت، محبت، شفقت، رحمت اور شفاعت وغیرہ) خوب بیان کیے جاتے ہیں، مگر غلو کے بجائے سرور کائنات ﷺ کے ظاہری وباطنی جمال کو ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ساری مخلوق میں سب سے افضل بشر کی مدح اور توصیف کا حق ادا کرنے کی کاوش میں حصہ لیا جائے لیکن شرک جیسے بڑے گناہ کا شائبہ پیدا نہ ہو۔ آپ ﷺ کے عالی وبلند مقام مرتبہ کو ذکر کیا جاتا ہے مگر اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ افضل البشر وافضل الرسل وخاتم النبیین ورحمۃ للعالمین ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، جیسا کہ کلمہ شہادت میں ہر مسلمان اعتراف کرتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ علماء دیوبند کے نعتیہ کلام میں دیگر انبیاء کرام کے مقابل حضور اکرم ﷺ کی صفات کو ضرور ذکر کیا جاتا ہے، مگر دیگر تمام انبیاء کرام کا مکمل احترام ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ نیز ذکر رسول کے ساتھ ساتھ فکر رسول کی تعلیم وترغیب دی جاتی ہے، یعنی جس طرح نبی اکرم ﷺ کا ذکر دنیا میں خیر وبھلائی اور سکون زندگی کا باعث ہے، اور قیامت کے دن اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجر عظیم دیا جائے گا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ جس شریعت کو لے کر اس دنیا میں مبعوث ہوئے اس کے نفاذ کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ یعنی پہلے اپنی ذات سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو نبی اکرم ﷺ کے طریقہ پر بجالائیں اور ساتھ میں اپنی جان ومال ووقت کی قربانی پیش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری اور دوسروں کی ہدایت کے فیصلے فرمائے اور ہم دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کرنے والے، قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک سے حوض کوثر کا پانی پینے والے اور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کے مستحق بنیں۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)

The merits of melodious eulogies composed by the learned scholars of Deoband

The couplets composed and uttered in praise of the exemplary qualities and attributes of the most superior being in the entire universe, chief and leader of all the prophets (AS), and the last prophet (PBUH) of all the human beings and jinns that are to come to existence till the Day of Judgement, are called N'at-e-Rasool (PBUH) in Urdu and Madh-e-Nabi (PBUH) in Arabic. For ages, there has been this practice of composing detailed compositions both in praise and condemnation of someone. In addition to warfare, when the infidels of Makkah, in their efforts and endeavours against Prophet Muhammad (PBUH) and the religion of Islam, sought recourse to poetry too, on the instruction of Prophet Muhammad (PBUH), a group of companions of Prophet Muhammad (PBUH) [Hassaan bin Thaabit (RZA), Abdullah bin Rawaahah (RZA), K'ab bin Zuhair (RZA), K'ab bin Maalik (RZA) and Abbas bin Mirdas (RZA)] confronted the hateful poetry of the infidels of Makkah by means of none except their very own poetic compositions. These companions of Prophet (PBUH) defended him (PBUH) by glorifying and praising him (PBUH) and describing the positive attributes of the religion of Islam. Among those who recited poetic compositions in praise of Prophet Muhammad (PBUH), the name of Hassaan bin Thaabit (RZA) tops the list. Even in the period of ignorance, he was considered as one of the most gifted poets of the era. He had embraced Islam during the last years of his life. Due to old age, instead of taking part in the battles in person, he used to defend Prophet Muhammad (PBUH) and his noble companions (RZA) by means of uttering his poetic compositions and responding to each of those poets who used to malign Islam through their couplets. This is the reason why Hassaan bin Thaabit (RZA) was given the title "The Prophet's Poet". Aisha (RZA) reports that Prophet Muhammad (PBUH) used to keep a pulpit for Hassaan bin Thaabit (RZA) in his (PBUH) mosque so that he could stand on that pulpit and indulge in extensive praise of Prophet Muhammad (PBUH) [refer to the unusual pride associated with him (PBUH)]. In other words, he was required to recite couplets in praise of Prophet Muhammad (PBUH) dipped in a sense of pride, defend (Islam and its followers) on behalf of Prophet Muhammad (PBUH), and respond to the baseless charges and allegations put forth by the infidels. Prophet Muhammad (PBUH) even used to say that till the time Hassaan bin Thaabit (RZA) defends and comes to the aid of the religion of Islam, Almighty Allah helps him through *Roohul Quds* [(Jibraeel (AS)] (Tirmidhi, Abu Dawood, Musnad Ahmad). Prophet Muhammad (PBUH) did not look forward to being praised, nor did he like anyone glorifying him (PBUH). However, when the infidels of Makkah started using poetry as a means of attacking Islam, and their poets started maligning Prophet Muhammad (PBUH and publicly expressing the wrongs in Islam, Prophet Muhammad (PBUH) asked Hassaan bin Thaabit (PBUH) and other poets to enter the field and properly respond to the infidels. Therefore, these poets, in addition to referring to Prophet Muhammad's noble family connections, ancestry and physical beauty, described at length his (PBUH) character and qualities, especially his trustworthiness, truthfulness, just nature, courage, generosity, love, hospitality, compassion, and generous behaviour even towards enemies. In this way, during

the lifetime of Prophet Muhammad (PBUH) itself, poetry was used to describe the exemplary attributes of Prophet Muhammad (PBUH) and respond to the enemies of Islam. Even after the death of Prophet Muhammad (PBUH) the practice of praising him (PBUH) continued. As a matter of fact, the Prophet's poet Hassaan bin Thabit (RZA) recited couplets in Prophet Muhammad's (PBUH) praise even after his death. Prophet Muhammad's (PBUH) visible and invisible markers of splendour and magnificence were described by orators and preachers in their addresses, writers in their writings, biographers in their biographical works, scholars of hadith in their compilations, historians in their works of history, learned scholars in their preaching, and poets in their poetry. The revered being who has been bestowed by Almighty Allah a status given to none from the time of Adam (AS) till date, nor to anyone from this point till the Day of Judgement, verily praising such a figure pleases Almighty Allah. Therefore, in His Holy Book, instead of addressing Prophet Muhammad (PBUH) by his name [a practice followed with respect to other prophets (AS)], Almighty Allah has addressed him by referring to his attributes. With reference to those occasions wherein Prophet Muhammad's (PBUH) name Muhammad or Ahmad is mentioned in the Holy Quran, it is only alongside reference to prophet and messenger, which means that his (PBUH) actual name is used only on occasions wherein his prophethood is declared.

At times, the poets, while praising Prophet Muhammad (PBUH) through their poetic compositions, altogether neglect the clear instructions outlined in the verses of the Holy Quran and compilations of Hadith and describe the attributes of Prophet Muhammad (PBUH) in such an exaggerated way that the uttered statement signals polytheism. Moreover, at times Prophet Muhammad (PBUH) is praised in a way that the recited couplets, mostly indirectly, belittle other prophets (AS). Famous Egyptian poet Muhammad bin Sa'eed Al-Buseeri (RHA) (608-696 AH) has praised various aspects of Prophet Muhammad's (PBUH) life, a work that is known across the world by the name *Qaseedah Burdah*. A group of learned scholars maintains that, in few of his couplets that praise and glorify Prophet Muhammad (PBUH), Al-Buseeri (RHA) too, has sought recourse to exaggeration.

The attributes and qualities of Prophet Muhammad (PBUH) are described in not only Arabic but in other languages too. Just like other languages, in Urdu and Persian too, one finds a substantial chunk of the poetry of praise and glorification. Even Urdu and Persian poets at times violate the limits they are supposed to be mindful of. A particular school of thought in the subcontinent has gone to the extent of considering eulogising Prophet Muhammad (PBUH) as a religion in its entity. In other words, they have altogether neglected the thought and ideas of Prophet Muhammad (PBUH) and have solely invested their potential and talent in talks of or on Prophet Muhammad (PBUH). Contrary to the teachings of Prophet Muhammad (PBUH), their trousers are found covering the ankle, they are dressed up in coloured clothes like women. They maintain that using their voice in sync with the tune of some of the present-day shameful and disgraceful songs is the ultimate standard of devotion. Moreover, some of the couplets of these eulogies are against the clear instructions enshrined in the verses of the Holy Quran and compilations of Hadith. On the other hand, there is a group of people that considers praising and glorification of Prophet Muhammad (PBUH) as unnecessary, though what remains

undeniable is that Prophet Muhammad (PBUH) himself used to be its audience. Both of these groups are victims of misplaced or misinformed understanding.
After the failure of the first war of independence fought in 1857, influenced by the movement initiated by a renowned and iconic scholar from the subcontinent, Shah Waliullah Muhaddith Dehlavi (RHA), a group of learned scholars deeply felt the need to establish religious seminaries in India. They felt this need because they did not want Indian Muslims to lose out on their religious distinction and individuality, something that had happened with Muslims in few Western countries. Keeping this objective at the forefront, in the city of Deoband, Maulana Qasim Nanautvi (RHA) laid down the foundation of the Deoband seminary in a small mosque (Chattah Mosque) on 30th May 1866 which in terms of the Hijrah calendar was 15th Muharram, 1283. The first teacher of this seminary was Maulvi Mahmood (RHA). What merits our attention is that the name of the first student of this seminary was also Mahmood (Mahmoodul Hasan), who later acquired fame and repute as Sheikhul Hind Maulana Mahmoodul Hasan Deobandi (RHA), who, for the sake of country's independence, put up with imprisonment in Malta that was handed over by the British. It was his services that not only benefitted people in India but even those residing in different nooks and corners of the world. The foundation of Jamia Millia Islamia too was laid down by Sheikhul Hind. At present, Darul Uloom Deoband is the biggest seminary of the world that is associated with the Hanafi school of jurisprudence. In general, it is the second largest seminary in the world (largest being Jamia Al-Azhar) where students are educated in matters related to the Holy Quran and Hadith. The services rendered by Darul Uloom Deoband with respect to propagation of the religion of Islam have been acknowledged by the most prominent educational and government-run institutions and learned scholars. Even the custodian state of the Holy Shrines as well as learned scholars associated with them have acknowledged the contribution of the seminary at Deoband. At the moment, when it comes to the services rendered by the seminary in the field of the Holy Quran and Hadith in the past 150 years, there is no institution in the entire world that could match the status of this seminary at Deoband.

The learned scholars associated with Deoband have invariably followed a moderate line with respect to the teachings outlined in the verses of the Holy Quran and compilations of Hadith. Therefore, alongside acknowledging the importance and necessity of melodious eulogies, when the learned scholars of Deoband describe the attributes and qualities of Prophet Muhammad (PBUH), they are extremely mindful of the instructions outlined in the verses of the Holy Quran and compilations of Hadith. What it means is that while they consider it a source of reward and immense honour and privilege to recite melodious eulogies for the Prophet (PBUH) (accompanied by praise for Almighty Allah) and take part in it most fervently, they do not consider "Mercy for all the worlds" [(a phrase used in the Holy Quran for Prophet Muhammad (PBUH)] anything else other than the bondsman of the Lord of all the worlds and His exceptionally virtuous and righteous Last Prophet (PBUH). As a matter of fact, in relation to these melodious eulogies recited for Prophet Muhammad (PBUH), these learned scholars do not tolerate any statement with even the least of polytheistic undertones or belittlement of other prophets (AS). Numerous learned scholars associated with this institution have spent their time in penning down words of praise related to the attributes and qualities of Prophet

Muhammad (PBUH). As a matter of fact, even the founder of this institution Maulana Qasim Nanautvi (RHA) composed a eulogy and helped the institution earn honour for itself. Following are some of the couplets of Maulana Qasim Nanautvi (RHA):

“Ilaahi kisse bayaan ho sake sana uski
Ke jispe aisa teri zaat-e-khaas ka ho pyaar
Tu fakhr-e-kaun-o-makaan, zabdah-e-zameen-o-makaan
Ameer-e-lashkar-e-paighambaran shah-e-abraar
Jahaan ke saare kamalaat ek tujh mein hain
Tere kamaal kisi mein nahin magar do chaar”

Ex-teacher of Darul Uloom Deoband, Maulana Yaqub Nanautvi (RHA) not only composed eulogies in Urdu but also praised Prophet Muhammad (PBUH) in Arabic:
May my life be sacrificed for Prophet Muhammad (PBUH)
The whole of my wealth, my father and mother
You only are most generous to us all,
O my leader, O my master.

Sheikhul Hind Maulana Mahmoodul Hasan Deobandi’s (RHA) student, leader of his times and renowned scholar of Hadith Allamah Anwar Shah Kashmiri (RHA), someone who is known as the Imam of Hadith in the Arab and the non-Arab world, alongside rendering extraordinary services to the field of Hadith, earned remarkable honour for himself by continuously presenting eulogies for Prophet Muhammad (PBUH):

Prophet Muhammad (PBUH) is the ultimate intercessor,
It is obligatory to obey Prophet Muhammad (PBUH),
Prophet Muhammad (PBUH) is Almighty Allah’s messenger,
Prophet Muhammad (PBUH) is noble for Almighty Allah.
Prophet Muhammad (PBUH) is beautiful, well-built, always smiling, and attractive.

Following are few lines of the eulogies written by ex-manager of Darul ’Uloom Deoband, Maulana Habeeb-ur-Rahman Uthmani (RHA):

Prophet Muhammad (PBUH) is ranked higher than all the prophets (AS)
The one who completed Oneness, the one who eliminated all other religions
Muhammad Mustafa (PBUH) is the noblest of all the creation
He (PBUH) is the shelter for the grieved, one who solves all the problems

The compiler of *A’ala‘ al-Sunan*, an Arabic book on Hadith that runs into as many as 22 volumes, Maulana Zafar Ahmad Thanvi (RHA) too has composed eulogies for Prophet Muhammad (PBUH). One of his couplets reads:

Glory be to Almighty Allah, Prophet Muhammad (PBUH) incomparable
Who went past the entire creation on account of appearance and character, by every stretch of likelihood.

The eulogies composed by Maulana Riyasat Ali Bijnauri (RHA), one who composed the anthem of Darul Uloom Deoband, are quite well-received in the present times. He was not only a great creative writer but also a first-rate poet. The anthem of Darul Uloom Deoband written by him is a living testimony of his poetic genius.

Following are some of the examples of eulogies written by Maulana Riyasat Ali Bijnauri (RHA):
“Teergi kya hai? Nazar ke thokrein khaane ka naam
Zindagi hai aapke ehsaan farmaane ka naam
Subh Saadiq aapke noor-e-jabeen se mustaneer
Raat thehra kakul-e-mashkeen ko lehraane ka naam
Aapka har naqsh-e-pa thehra siraat-e-mustaqeem
Kufr thehra aapke qadmon se hat jaane ka naam”

Maulana Naseem Ahmad Ghazi Mazaahiri (RHA), who recently passed away, also fervently took part in composing eulogies for Prophet Muhammad (PBUH). Following are some of his couplets:
Khuda ki hamd, phir n’at-e-Muhammad Mustafa Ghazi
Meri guftaar ka aksar jali ’unwaan hota hai

He creates the entire scene of Hijrah in the following way:
Chale Soo-e-Taibah jo Makkah se Aaqah
To kee pesh Siddeeq-e-Akbar ne naaqah
Aur a’adaa‘ ne peecha kiya betahaashah
Magar qudrat-e-haq ka dekho tamaashah
Arab ke wahi kohsaaron mein chamke
Woh tanha the lekin hazaaron mein chamke

From the end of learned scholars of Deoband, the practice of penning down exemplary attributes and qualities of Prophet Muhammad (PBUH) continues and, In sha Allah, will continue. Books have been written on the eulogies composed by the learned scholars of Deoband. In a short article of this kind, one cannot even mention the names of all those learned scholars affiliated with the Deoband school of thought who have penned down compositions in praise of Prophet Muhammad (PBUH). As of now, I have mentioned only a few of those great personalities. Haji Imdadullah Muhaajir Makki (RHA), Maulana Muhammad Idrees Kandhlavi (RHA), Maulana Muhammad Ahmad Partaapgarhi (RHA), Maulana Mufti Muhammad Shafee (RHA), Qazi Athar Mubarakpuri (RHA), Mufti Muhammad Taqi Uthmani, Maulana Aseer Adravi (RHA), Allamah Amir Uthmani (RHA), Maulana Kafeelur Rahman Nishaat Uthmani (RHA), Maulana Qamar Uthmani, Allamah Zafar Janakpuri Qasmi, Maulana Abdur Rauf Bulandshahri, Shah Hakeem Muhammad Akhtar (RHA), Maulana Nafees Shah Al-Husaini (RHA), Maulana Waliullah Qasmi Bastavi, and Maulana Ehsaan Mohsin Qasmi too have recited or composed many eulogies praising Prophet Muhammad (PBUH).

If the poets are practicing learned scholars (they act judiciously on what they know), eulogies are clean of their flaws and shortcomings. This is the kind of praise and glorification of Prophet Muhammad (PBUH) that people like Hassaan bin Thaabit (RZA) and other friends of him did. So, if we look carefully, in the eulogies composed by learned scholars of Deoband, qualities and attributes of Prophet Muhammad (PBUH) (such as bravery, generosity, decency, honesty, trustworthiness, truthfulness, judiciousness, love, compassion, mercy and intercession etc.) are extensively referred to, but instead of indulging in some kind

of unwanted and misplaced exaggeration, the apparent and inner beauty of the leader of the universe (PBUH) is referred to so that one could, in the best possible manner, take part in efforts at praising and glorifying the highest and most accomplished being in the universe (PBUH) without signalling even a speck of a sin as grave as polytheism. The exceptionally high status of Prophet Muhammad (PBUH) is referred to but at the same time the author/poet is mindful of the fact that despite being the most revered man, the most revered Prophet (PBUH), and the seal of all the prophets (AS), Prophet Muhammad (PBUH) is a bondsman of Almighty Allah, as confessed by every Muslim when he or she recites *Kalimah Shahaadah* (words of witnessing). The *Kalimah* says, “I bear witness to the fact that it is only Almighty Allah who is worthy of being worshipped and I bear witness to the fact that Prophet Muhammad (PBUH) is Almighty Allah’s true Prophet and bondsman”. In the eulogies that are composed by the learned scholars of Deoband, certainly Prophet Muhammad’s (PBUH) attributes and qualities are highlighted more as compared to other prophets (AS), but in each and every eulogy, utmost attention is given to the importance and status of other prophets (AS). There is not even a slight hint towards belittling of other prophets (AS). Moreover, alongside references to who the Prophet (PBUH) was there is a substantial insistence on the sheer importance of following what the Prophet (PBUH) stood for. In other words, the learned scholars of Deoband try to convey that just the way mere mentioning of Prophet Muhammad (PBUH) is a means of well-being, prosperity and peaceful life in this world and something that assures immense reward from Almighty Allah on the Day of Judgement, in the same manner, it is extremely important to strive for the implementation of the Shariah with which Prophet Muhammad (PBUH) came to this world. It means that first and foremost one should follow the commandments of Almighty Allah in the way recommended and preferred by Prophet Muhammad (PBUH). In addition to that one should invest or sacrifice his life, wealth and time for the cause of Almighty Allah’s commandments so that, in return for our sacrifices, He chooses us and others as the guided ones, and we become one of those who are successful in both the worlds, who (on the Day of Judgement) get to drink the water of *Haud-e-Kauthar* from the hands of Prophet Muhammad (PBUH), and who qualify themselves as worthy of Prophet Muhammad’s (PBUH) intercession on the Day of Judgement.

Dr. Muhammad Najeeb Qasmi Sambhali
www.najeebqasmi.com

बिस्मिल्लाहिर्रहमानिर्रहीम

अलहम्दु लिल्लाहि रब्बिल आलमीन, वस्सलातु वस्सलामु अला नबिय्यिल करीम व अला अलिहि व अस्हाबिहि अजमईन

उलमा-ए-देवबंद के नातिया कलाम की ख़ूबियाँ

काएनात (दुनिया) में सबसे अफ़ज़ल, नबियों के सरदार और क़यामत तक आने वाले इन्सान व जिन्नात के आख़िरी पैग़म्बर ह़ज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के औसाफ़-ए-हमीदा (क़ाबिल-ए-तारीफ़ सिफ़त) में कहे गए अशआर (शेरों) को उर्दू में नात-ए-रसूल सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम और अरबी में मदह़ुन् नबी सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम कहते हैं, लोगों की तारीफ़ में क़सीदे (गुणगान) पढ़ने और किसी शख़्स (व्यक्ति) की निंदा करने का रिवाज (रस्म) पुराने ज़माने से चला आ रहा है, जब कुफ़्फ़ार-ए-मक्का ने हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम और इस्लाम धर्म के विरूद्ध युद्ध (लड़ाई) के साथ शायरी का भी सहारा लिया तो नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तालीमात (शिक्षाओं) पर स़ह़ाबा-ए-किराम रज़ियल्लाहु अन्हुम की एक जमात (दल) (ह़ज़रत ह़स्सान बिन साबित, ह़ज़रत अब्दुल्ला बिन रवाहा, ह़ज़रत कअब बिन ज़ुबैर ह़ज़रत कअब बिन मालिक और ह़ज़रत अब्बास बिन मिरदास रज़ियल्लाहु अन्हुम वग़ैरह) ने कुफ़्फ़ार-ए-मक्का की निंदा में शायरी का मुक़ाबला शायरी से ही किया और उन्होंने रसूलुल्लाह सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की शान में अशआर (शेर) पढ़कर आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम का बचाव किया और इस्लाम धर्म की अच्छाइयां और ख़ूबियाँ बयान कीं, हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तारीफ़ व तौसीफ़ (प्रशंसा) में अशआर कहने वालों में ह़ज़रत ह़स्सान बिन साबित रज़ियल्लाहु अन्हु का नाम शीर्ष पर आता है, अज्ञानता (जाहिलियत) के ज़माने में भी आपका शुमार (गिनती) बेहतरीन शायरों में होता था, आप आख़िरी (अंतिम) उम्र में इस्लाम लाए थे, कमज़ोरी के कारण जिहाद (जंग) में भाग लेने के बजाए ज़बान से जिहाद करके हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम और स़ह़ाबा-ए-किराम रज़ियल्लाह् अन्हुम का बचाव किया करते थे, और इस्लाम के दुश्मन शायरों की निंदा का ख़ामोश करने वाला जवाब (उत्तर) देते थे, इसीलिए ह़ज़रत ह़स्सान बिन साबित रज़ियल्लाहु अन्हु को शायर-ए-रसूल का उपनाम दिया गया, ह़ज़रत आयशा रज़ियल्लाहु अन्हा फ़रमाती हैं कि हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ह़ज़रत ह़स्सान बिन साबित रज़ियल्लाहु अन्हु के लिए मस्जिद में मिंबर (मंच) रखवाया करते थे, ताकि वह इस पर खड़े होकर हुज़ूर-ए-

अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तरफ़ से गर्व करें, यानी ह़ज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तारीफ़ में अभिमानपूर्वक (गर्व वाले) अशआर (शेर) पढ़ें, हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाह् अलैहि वसल्लम की तरफ़ से बचाव करें और कुफ़्फ़ार (काफिरों) के आरोपों (दोषों) का जवाब (उत्तर) दें, हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम यह भी फ़रमाते थे कि अल्लाह तआला रूहुल क़ुदुस (ह़ज़रत जिब्राइल अलैहिस्सलाम) से ह़स्सान की मदद करते हैं जबतक वह दीन-ए-इस्लाम की मदद करते रहते हैं, (तिरमिज़ी, अबूदाऊद, मुसनद अहमद), हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम का अपनी तारीफ़ (प्रशंसा) कराना उद्देश्य (इरादा) नहीं था और न ही आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम पसंद फ़रमाते थे कि कोई शख़्स (व्यक्ति) उनकी प्रशंसा करे, लेकिन जब मुशरिकीन-ए-मक्का की तरफ़ से शायरी को भी हथियार के तौर पर इस्तेमाल किया गया और उनके शायरों ने नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की निंदा की और इस्लाम धर्म की बुराइयाँ बयान कीं तो आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ने ह़ज़रत ह़स्सान बिन साबित रज़ियल्लाहु अन्हु और अन्य (दूसरे) शायरों को इस मैदान में उतर कर मुक़ाबला करने की दावत दी, इसीलिए उन्होंने आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के उच्च घराने (ख़ानदान) और ज़ाहिरी जमाल (ख़ूबसूरती) को ज़िक्र (उल्लेख) करने के साथ साथ आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के किरदार और सिफ़ात ख़ासकर आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की अमानतदारी, सदाक़त, अदालत, बहादुरी, जूद-व- सख़ावत, मुहब्बत, मेहमान नवाज़ी (ख़ातिरदारी), शफ़क़त (दयालुता) और दुश्मनों के साथ भी अच्छे बरताव (सुलूक) को बयान फ़रमाया, इस तरह आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की ज़िंदगी में ही आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की अच्छी आदतें बयान करने और इस्लाम के दुश्मनों को जवाब (उत्तर) देने के लिए शायरी का इस्तेमाल (उपयोग) किया गया, आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के इंतिक़ाल (मृत्यु) के बाद भी आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तारीफ़ में अशआर (शेर) कहने का सिलसिला जारी रहा, इसीलिए शायर-ए-रसूल ह़ज़रत ह़स्सान बिन साबित रज़ियल्लाहु अन्हु ने आप की वफ़ात (मृत्यु) के बाद भी आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की शान में अशआर (शेर) पढ़े, ख़तीबों (वक्ताओं) ने अपने ख़ुतबों में, अदीबों (लेखकों, रचनाकारों) ने अपनी तह़रीरों (रचनाओं) में, अहले सियर (सीरत निगारों, जीवनी लेखकों) ने सीरत (जीवनचरित) की किताबों में, मुह़द्दीसीन ने शमाइल (आदतों) में, मुअर्रिख़ीन (इतिहासकारों) ने तारीख़ी (इतिहास की) किताबों में, उलमा ने अपने उपदेशों (प्रवचनों) में और शायरों ने अपनी शायरी में हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के ज़ाहिरी व बातिनी (स्पष्ट व अंदरूनी)

जमाल (ख़ूबसूरती) को बयान फ़रमाया, अल्लाह तआला ने जिस ज़ात-ए-अक़दस को वह आली व बुलंद (उच्च) मक़ाम (स्थान) दिया हो जो ह़ज़रत आदम अलैहिस्सलाम से लेकर आजतक किसी इन्सान को नहीं दिया गया, और न क़यामत तक दिया जाएगा, उस हस्ती (ज़ात) की तारीफ़ करने पर भी निश्चित रूप से अल्लाह तआला ख़ुश होते हैं, इसीलिए अल्लाह तआला ने भी अपने पवित्र कलाम में अन्य अंबिया-ए-किराम के विपरीत (ख़िलाफ़) आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम को नाम से मुख़ातब (संबोधित करने) के बजाए आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के औसाफ़ से ख़िताब फ़रमाया, अगर किसी जगह (स्थान) पर आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम का नाम-ए-नामी मुहम्मद या अहमद क़ुरान-ए-करीम में आया भी तो वह केवल नबी व रसूल के ज़िक्र के साथ, यानी आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की नुबुव्वत और रिसालत का ऐलान करने के लिए.

शायर ह़ज़रात सरवर-ए-काएनात सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तारीफ़ में अशआर (शेर) कहते वक़्त कभी-कभी क़ुरान व ह़दीस़ की रौशन तालीमात (शिक्षाओं) को अनदेखा करके ऐसे अशआर (शेर) कह जाते हैं जिनमें आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की ज़ात-ए-अक़दस आप के पद (मंसब) से भी इस तरह बढ़ाने की कोशिश की जाती है, कि वह शिर्किया (शिर्क वाला) वाक्य (बात) कह जाते हैं और कभी-कभी हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तारीफ़ में इस तरह अशआर (शेर) कहे जाते हैं कि अन्य (दूसरे) अंबिया-ए-किराम की तनक़ीस (रुतबा कम हो जाता है) हो जाती है, "मिस्र" के प्रसिद्ध (मशहूर) शायर मुहम्मद बिन सईद-अल-बूसरी रह़िमाहुल्लाहु (६०८-६९६ हि.) ने आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की ज़िंदगी के विभिन्न (मुखतलिफ़) पहलूओं (रूपों) की तारीफ़ की है जो दुनिया में "क़सीदा-ए-बुर्दा" के नाम से प्रसिद्ध (मशहूर) है, उलमा के एक दल ने कहा कि उन्होंने भी कुछ अशआर (शेर) में नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तारीफ़ व प्रशंसा में गुलू (बढ़ा चढ़ा कर) से काम लिया है.

न केवल अरबी ज़बान (भाषा) बल्कि अन्य ज़बानों (भाषाओं) में भी नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के औसाफ़-ए-हमीदा (क़ाबिल-ए-तारीफ़ ख़ूबियाँ) बयान किए गए हैं, दूसरी ज़बानों (भाषाओं) की तरह उर्दू और फ़ारसी ज़बान (भाषा) में भी नातिया शायरी कस़रत (बहुत ज़्यादा) से की गई है, उर्दू व फ़ारसी शायर भी कभी-कभी ह़द से बढ़ जाते हैं, उपमहाद्वीप में एक मकतब-ए-फ़िक्र (एक ख़याल के लोगों) ने तो केवल नातगोई (पढ़ने) को ही पूरा दीन समझ लिया है, यानी फ़िक्र-ए-रसूल को अनदेखा (नज़रअंदाज़) करके उन्होंने केवल ज़िक्र-ए-रसूल पर सारी सलाहियतों

(क्षमताओं) को लगा दिया, पायजामा नबी-ए-अकरम सल्लल्लाह् अलैहि वसल्लम की शिक्षाओं के ख़िलाफ़ (विपरित) टख़नों से नीचे होता है, महिलाओं की तरह रंगीन कपड़े पहने हुए होते हैं, अपनी आवाज़ को मौजूदा (वास्तविक) दौर के बेहयाई (अश्लीलता) वाले गानों के तर्ज़ (अंदाज़) पर बनाना को क़ुबूलियत का स्तर (स्वभाव) समझते हैं और नात के कुछ अशआर (शेर) क़ुरान व ह़दीस़ की रौशन तालीमात (शिक्षाओं) की ख़िलाफ़ (विपरित) होते हैं, दूसरी तरफ़ कुछ ह़ज़रात आप सल्लल्लाह् अलैहि वसल्लम की मदह् (तारीफ़) को ग़ैर ज़रूरी समझते हैं, ह़ालांकि नबी-ए-अकरम सल्लल्लाह् अलैहि वसल्लम ख़ुद भी नातिया कलाम सुना करते थे यह दोनों ही संगठन (दल) कमी ज़्यादती के शिकार हैं.

१८५७ ई. में जंग-ए-आज़ादी में नाकामी (विफलता) के बाद उपमहाद्वीप की प्रसिद्ध इल्मी शख़्सियत शाह वलियुल्लाह मुह़द्दिस देहलवी रह़िमाहुल्लाह् के आन्दोलन से प्रभावित उलमा-ए-किराम के एक दल (संगठन) ने भारत में दीनी मराकिज़ व मदारिस की स्थापना की बहुत ज़्यादा ज़रूरत (आवश्यकता) महसूस की, ताकि कुछ पश्चिमी देशों की तरह भारतीय मुसलमानों का दीनी पहचान ख़तरे में न पड़ जाए, इसी उद्देश्य (मक़सद) को सामने रखकर ह़ज़रत मौलाना क़ासिम नानोतवी रह़िमाहुल्लाहु ने देवबन्द शहर में ३० मई १८६६ ई. मुताबिक़ १५ मुहर्रमुल हराम १२८३ हि. में एक छोटी सी मस्जिद (छत्ता मस्जिद) में मदरसा देवबन्द की बुनयाद रखी, जिसके पहले उस्ताद (शिक्षक) मौलवी महमूद रह़िमाहुल्लाहु थे, ख़ास बात क़ाबिल-ए-ज़िक्र यह है कि इस इदारे के पहले तालिब-ए-इल्म (विधार्थी) भी महमूद (महमूदुल हसन) ही थे जो बाद में शैख़-उल-हिन्द मौलाना महमूदुल हसन देवबन्दी रह़िमाहुल्लाहु के नाम से प्रसिद्ध (मशहूर) हुए, जिन्होंने देश की स्वतंत्रता के लिए अंग्रेज़ों के हाथों "माल्टा" की क़ैद (जेल) बर्दाश्त (सही) की, जिनकी सेवाओं से भारत में ही नहीं बल्कि दुनिया के कोने कोने में इन्सान फ़ायदा उठा रहे हैं, जामिया मिलिया इस्लामिया जैसे विश्वविद्यालय की नींव (स्थापना) भी शैख़-उल-हिन्द ही ने रखी थी, दारुल उलूम देवबंद इस समय "हनफ़ी" मकतब-ए-फ़िक्र का दुनिया में सबसे बड़ा और "जामिया अज़हर" के बाद दुनिया का सबसे बड़ा तालीमी इदारा (शैक्षिक संस्थान) है जहाँ क़ुरान व ह़दीस़ की तालीम (शिक्षा) दी जाती है, दीन-ए-इस्लाम की इशाअत (प्रकाशन) के लिए दारुल उलूम देवबंद की ख़िदमात (सेवाओं) को दुनिया के बड़े बड़े तालीमी (शैक्षिक) व सरकारी इदारे (संस्थान) और उलमा-ए-किराम यहाँ तक कि ह़रमैन शरीफ़ैन की ह़ुकूमत (सरकार) और ह़रमैन शरीफ़ैन के इमाम तसलीम

(मान चुके) कर चुके हैं, दारुल उलूम देवबंद की क़ुरान व ह़दीस़ की १५० साला ख़िदमात (सेवाओं) का इस समय दुनिया में कोई सानी (दूसरा) नहीं है.

उलमा-ए-देवबंद ने क़ुरान व ह़दीस़ की रौशनी में हमेशा मध्यम (दरमियानी) रास्ता अपनाया है, इसीलिए नातिया कलाम की अहमियत (महत्व) व ज़रूरत को तसलीम (मानते) करते हुए उलमा-ए-देवबंद हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की क़ाबिल-ए-तारीफ़ ख़ूबियाँ बयान करने में क़ुरान व ह़दीस़ की तालीमात (शिक्षाओं) का पूरा पूरा ध्यान रखते हैं, यानी अल्लाह तआला की ह़म्द (प्रशंसा) के साथ नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की ख़ूबियों पर शामिल नात पढ़ने को अज्र-व-सवाब (इनाम) का कारण और बहुत ज़्यादा सआदत (धन्यता) का काम समझते हैं और इसमें बढ़चढ़ कर हिस्सा (भाग) भी लेते हैं, परन्तु रहमतुल लिल आलमीन सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम को रब्बुल आलमीन का बंदा और उसका चुना हुआ आख़िरी (अंतिम) रसूल ही मानते हैं, लिहाज़ा नातिया कलाम में किसी भी शिर्किया वाक्य या दुसरे अंबिया-ए-किराम की शान में किसी भी तरह की गुस्ताख़ी (अपमान) को बर्दाश्त नहीं करते हैं, इस इदारे (संस्था) से जुड़े हुए उलमा-ए-किराम ने अपना वक़्त (समय) नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम की ख़ूबियों को लिखने में लगाया है, इसीलिए इदारे (संस्था) के बानी (संस्थापक) ह़ज़रत मौलाना क़ासिम नानोतवी रह़िमहुल्लाहु ने भी नातिया कलाम पेश करके अपने और इदारे (संस्था) के लिए सआदत (ख़ुशक़िस्मती) हासिल (प्राप्त) की, ह़ज़रत के कुछ अशआर पेश-ए-ख़िदमत हैं:

इलाही किस से बयाँ हो सके सना उसकी = कि जिसपे ऐसा तेरी ज़ात-ए-ख़ास का हो प्यार
तू फ़ख्र-ए-कोन-व-मकां, ज़ुब्दा-ए-ज़मीन-व-ज़माँ = अमीर-ए-लश्कर-ए-पैग़म्बरां, शहे अबरार
जहाँ के सारे कमालात एक तुझ में हैं = तेरे कमाल किसी में नहीं मगर दो चार

दारुल उलूम देवबंद के पूर्व (पहले) उस्ताद (शिक्षक) ह़ज़रत मौलाना याक़ूब नानोतवी रह़िमाहुल्लाहु ने भी न केवल उर्दू ज़बान (भाषा) में नातें लिखी हैं, बल्कि आपने अरबी ज़बान (भाषा) में नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की तारीफ़ फ़रमाई है:

बिअबी व उम्मी ज़र रसूलल अकरम = नफ़िसल फ़िदाउ व कुल्ला मा मलाकत यदी
((रसूल-ए-अकरम सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम पर मेरी जान
मेरा सब माल व मेरे माँ बाप फ़िदा हों))
अन्तल करीम् रऊफ़ना व रहीम्ना = या सय्यिदी या सय्यिदी या सय्यिदी
((आप सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम ही करीम हम पर सबसे ज़्यादा
ऐ मेरे सरदार सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम, मेरे आक़ा सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम))

शैख़-उल-हिन्द मौलाना महमूदुल हसन देवबन्दी रहिमाहुल्लाहु के शागिर्द (शिष्य) और इमामुल अस्र व मशहूर मुहद्दिस अल्लामा अनवर शाह कश्मीरी रहिमाहुल्लाहु जिनको अरब व अजम में हदीस़ का इमाम कहा जाता है ने हदीस़ की बड़ी ख़िदमात के साथ साथ नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की शान में लगातार नातिया कलाम पेश करके यह सआदत (ख़ुशक़िस्मती) हासिल की.

शफीउन मुताउन नबिय्यून करीमून = क़सीमून जसीमून बसीमून वसीमून

आप सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम शफ़ाअत करने वाले, आप सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम की इताअत फ़र्ज़ है, आप सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम नबी और अल्लाह तआला के नज़दीक मुकर्रम हैं, आप सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम ख़ूबसूरत, ख़ुश क़ामत (अच्छी लम्बाई) तबस्सुम फ़रमाने (मुस्कुराने) वाले और साहिब-ए-जमाल (जमाल वाले) हैं.

दारुल उलूम देवबंद के पूर्व प्रमुख (मोहतमिम, प्रधानाचार्य) हज़रत मौलाना हबीबुर् रहमान उस्मानी रहिमाहुल्लाहू के नातिया कलाम के कुछ नमूने पेश-ए-ख़िदमत हैं:

सय्यिदुस्स सादाति फ़ख़रुल अंबिया = मुक्मिलुत्त तौहीदि महहाउल मिलल

फ़ख़रुल अंबिया सारे नबियों से बड़े हैं, तौहीद को कामिल (पूरा) करने वाले और सभी दीनों को मिटाने वाले हैं.

अलमुस्तफ़ा ख़ैरुल वरा = मंजाउल मकरूबि मिफ़ताहुल अज़ल

मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम तमाम मख़लूक़ में सबसे बेहतर हैं, आप सल्लल्लाहू अलैहि वसल्लम ग़मगीन के लिए पनाह की जगह और मुश्किलात को हल करने वाले हैं.

२२ (बाईस) जिल्दों में अरबी भाषा में हदीस़ की किताब (ऐलाउस्स सुनन) को लिखने वाले हज़रत मौलाना ज़फ़र अहमद थानवी रहिमाहुल्लाहु ने भी नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की क़ाबिल-ए-तारीफ़ ख़ूबियाँ लिखी हैं, उनका एक शेर पेश है:

वाहन लहू मिन्न नाबिय्यिल्ल ला मिसाला लहू = फ़ाक़ल ख़लाइक़ि फ़ी ख़लक़िन व फ़ी ख़लक़िन

सुबहान अल्लाह! यह तो बेमिसाल नबी सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम हैं जो सूरत और सीरत में हर तरह सभी मख़लूक़ से बढ़ गए.

दारुल उलूम देवबन्द का तराना लिखने वाले हज़रत मौलाना रियासत अली बिजनौरी रहिमाहुल्लाहु की लिखी हुई नातें मौजूदा दौर में बहुत मक़बूल (पसंदीदा) हैं, मौसूफ़ (हज़रत मौलाना रियासत अली बिजनौरी) न सिर्फ़ एक अच्छे निबंधकार (इंशा परदाज़) थे बल्कि आप एक महान कवि (शायर) भी थे, दारुल उलूम देवबन्द का तराना इसका जीता जागता उदाहरण है, उस्ताद-ए-मोहतरम हज़रत मौलाना रियासत अली बिजनौरी रहिमाहुल्लाहु के नातिया कलम के कुछ नमूने पेश हैं:

तीरगी क्या है? नज़र के ठोकरें खाने का नाम=ज़िंदगी है आप के अहसान फ़रमाने का नाम
सुबह सादिक़ आपके नूर-ए-जबीं से मुस्तनीर = रात ठहरा काकुले मुश्कीं को लहराने का नाम
आपका हर नक़्शे पा ठहरा सिरात-ए-मुस्तक़ीम = कुफ़्र ठहरा आपके क़दमों से हट जाने का नाम

हाल ही में इंतिक़ाल फ़रमा गए हज़रत मौलाना नसीम अहमद ग़ाज़ी मज़ाहिरी रहिमाहुल्लाह ने भी नातें लिखने में बढ़चढ़ कर हिस्सा लिया है, मौसूफ़ (हज़रत) के कुछ अशआर पेश हैं:

ख़ुदा की हम्द फिर नात-ए-मुहम्मद मुस्तफ़ा ग़ाज़ी = मेरी गुफ़्तार का अक्सर जली उनवान होता है

मौसूफ़ (हज़रत) हिजरत की नज़ारा (दृश्य) कुछ इस तरह फ़रमा रहे हैं:

चले सूए तैबा जो मक्का से आक़ा = तो की पेश सिद्दीक़-ए-अकबर (र.) ने नाका
और आअदा (दुश्मन) ने पीछा किया बेतहाशा = मगर क़ुदरत-ए-हक़ का देखो तमाशा
अरब के वही कोहसारों में चमके = वह तनहा थे लेकिन हज़ारों में चमके

उलमा-ए-देवबंद की तरफ़ से नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की क़ाबिल-ए-तारीफ़ ख़ूबियाँ लिखने का सिलसिला जारी है और इन शा अल्लाह जारी रहेगा, उलमा-ए-देवबंद के नातिया कलाम पर किताबें लिखी गईं हैं, इस छोटे से लेख में तो देवबंद मकतब-ए-फ़िक्र से जुड़े हुए उन लोगों का नाम भी ज़िक्र नहीं किया जा सकता है जिन्होंने हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की शान में नातें लिखी हैं, इस समय सिर्फ़ कुछ हज़रात का ज़िक्र कर दिया है, हज़रत हाजी इमदादुल्ला मुहाजिर-ए-मक्की रहिमाहुल्लाहु, हज़रत मौलाना मुहम्मद इदरीस कान्धल्वी रहिमाहुल्लाहु, हज़रत मौलाना मुहम्मद अहमद प्रताबगढ़ी रहिमाहुल्लाहु हज़रत मौलाना मुफ़्ती मुहम्मद शफ़ी रहिमाहुल्लाहु, क़ाज़ी अतहर मुबारकपुरी रहिमाहुल्लाहु, हज़रत मौलाना मुफ़्ती मुहम्मद तक़ी उस्मानी, हज़रत मौलाना असीर अदरवी रहिमाहुल्लाहु, अल्लामा आमिर उस्मानी रहिमाहुल्लाहु, हज़रत मौलाना कफीलुर्रहमान निशात उस्मानी रहिमाहुल्लाहु, अल्लामा ज़फ़र जनकपुरी क़ासमी, मौलाना अब्दुल रऊफ़ बुलंदशहरी, शाह हकीम मुहम्मद अख़तर रहिमाहुल्लाहु, हज़रत मौलाना शाह अलहुसैनी रहिमाहुल्लाहु, मौलाना वलियुल्लाह क़ासमी बस्तवी और मौलाना एहसान मुहसिन क़ासमी ने भी नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की शान में बेशुमार नातें लिखी हैं.

शायर हज़रात अगर आलिम बाअमल (अमल करने वाले) हों तो नतिया कलाम इफ़रात व तफ़रीत (कमी-ज़्यादती) के ऐबों (ख़राबी) से साफ़ सुथरा होता है और इसी तरह की मदहुन्न नबी (तारीफ़) सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम हज़रत हस्सान बिन साबित रज़ियल्लाहु अन्हु और उनके अन्य साथी किया करते थे, इसीलिए उलमा-ए-देवबंद के नातिया कलाम में नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के औसाफ़-

ए-हमीदा (क़ाबिल-ए-तारीफ़) जैसे बहादुरी, सख़ावत (उदारता), शराफ़त, दयानत (ईमानदारी), अमानत, सदाक़त (सच्चाई), अदालत (न्याय), मुहब्बत (प्यार), शफ़क़त (कृपा), रहमत (दया) और शफ़ाअत (हिमायत) आदि बहुत बयान किए जाते हैं, मगर ग़ुलू (हद से गुज़रने) के बजाय सरवर-ए-काएनात सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के ज़ाहिरी (स्पष्ट) व बातिनी (गोपनीय) जमाल को ज़िक्र किया जाता है ताकि तमाम मख़लूक़ में सबसे अफ़ज़ल इन्सान की तारीफ़ और तौसीफ़ का हक़ अदा करने में भाग लिया जाए, लेकिन शिर्क जैसे गुनाह (जुर्म) का संदेह पैदा न हो, आप सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के उच्च व बुलंद पद को ज़िक्र किया जाता है, परन्तु इस बात का ख़्याल (ध्यान) रखा जाता है कि हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम अफ़ज़लुल बशर व अफ़ज़लुर रुसुल व ख़ातमुन्न नाबिय्यीन व रहमतुल लिल आलामीन होने के बावजूद अल्लाह तआला के बन्दे हैं, जैसा कि कलिमा-ए-शहादत में हर मुसलमान एतराफ़ करता है कि मैं गवाही देता हूँ कि माबूद-द-हक़ीक़ी सिर्फ़ और सिर्फ़ अल्लाह तआला की ज़ात है, और गवाही देता हूँ कि हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम अल्लाह के सच्चे रसूल और उसके बन्दे हैं.

उलमा-ए-देवबंद के नातिया कलाम में दूसरे अंबिया-ए-किराम के विपरित हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की सिफ़ात को ज़रूर ज़िक्र किया जाता है, परन्तु दूसरे अंबिया-ए-किराम का पूरा एहतराम (सम्मान) का ध्यान रखा जाता है, तथा ज़िक्र-ए-रसूल के साथ साथ फ़िक्र-ए-रसूल की शिक्षा व प्रेरणा दी जाती है, यानी जिस तरह नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम का ज़िक्र दुनिया में ख़ैर व भलाई और सुकून-ए-ज़िंदगी का कारण है और क़यामत के दिन इस पर अल्लाह तआला की तरफ़ से बड़ा ईनाम दिया जाएगा, इसी तरह नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम जिस शरियत को लेकर इस दुनिया में आए उसको लागू करने के लिए अपनी क्षमता के अनुसार कोशिश करना भी ज़रूरी है, यानी पहले अपनी ज़ात (तरफ़) से अल्लाह तआला के अहकाम (आदेशों) को नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के तरीक़े पर बजा लाएँ और साथ में अपनी जान व माल और वक़्त (समय) की क़ुर्बानी पेश करें, ताकि अल्लाह तआला हमारी और दूसरों की हिदायत के फ़ैसलें फ़रमाए और हम दोनों जहाँ की कामयाबी (सफलता) हासिल करने वाले, क़यामत के दिन हुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के मुबारक हाथ से हौज़-ए-कौसर का पानी पीने वाले और नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की शफ़ाअत (हिमायत) के हक़दार बनें.

डॉ॰ मुहम्मद नजीब क़ासमी संभली (www.najeebqasmi.com)